اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ طبیعت خراب ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

لاہور ۳۱ مارچ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب موصوفہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۱ مارچ۔ مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کی گذشتہ تین دن سے نبض پھر زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ جو دل کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ عام طبیعت ویسی ہی ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مجلس مشاورت کے سلسلے میں ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۴۹ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ دوستوں کو ہمیشہ پہلے سے یہ فیصلہ کر کے آنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے کون کونسے دوستوں کو سب کمیٹیوں کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔ تاکہ جب نام پوچھے جائیں۔ تو دوست جماعتی مشورہ کے مطابق نام پیش کر سکیں۔ چونکہ اب مجلس مشاورت کا اجلاس عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔ اس لئے مختلف سب کمیٹیوں کے لئے جو جو دوست موزوں ہوں۔ ان کا پہلے سے فیصلہ کر لیا جائے۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب دریافت فرمائیں۔ تو دوست بتا سکیں۔ کہ اس غرض کے لئے فلاں فلاں دوست ہماری جماعت نے تجویز کئے ہیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

ملک فیروز خاں نون مشرقی بنگال کے گورنر مقرر ہو گئے

کراچی ۳۱ مارچ۔ حکومت پاکستان نے مشرقی بنگال کے گورنر سر فریڈرک بورن کی جگہ مجلس دستور ساز کے رکن ملک فیروز خاں نون کو صوبے کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ سر فریڈرک بورن ۱۵ اپریل کو چھٹی پر جا رہے ہیں۔ اس کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔ ملک فیروز خاں نون کی ملکی خدمات کا سلسلہ بڑا طویل و ممتاز ہے۔ آپ ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۲۰ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اور متواتر ۱۶ سال تک رکن رہے۔ ۱۹۲۷ء میں پنجاب کے محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ کے رکن مقرر ہوئے ۱۹۳۶ء میں ہندوستان کی طرف سے لندن میں ہائی کمشنر ہوئے۔ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۵ء تک وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کے رکن رہے۔ اس کے علاوہ جنگی کونسل اور بحر الکاہل کی جنگی کونسل کے رکن رہے سان فرانسسکو کانفرنس میں آپ نے ہندوستان کی نمائندگی کی۔ جدوجہد پاکستان اور پنجاب مسلم لیگ کی مہم میں آپ نے خاص طور پر حصہ لیا۔ چنانچہ آپ دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب کئے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے ایشیا اور مشرقی بعید کی اقتصادی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ اور سنگاپور والے اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔

دو ماہ کے عرصے کا تعین

لاہور ۳۱ مارچ۔ پرمٹ کے قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے بھارت حکومت نے عارضی طور پر پاکستان میں قیام کرنے والوں کے لئے دو ماہ کے عرصہ کی قید لگا دی ہے اب تازہ ہدایات کی رو سے ہر ایک بھارتی باشندہ پاکستان میں تاریخ داخلہ کے بعد سے بجز دو مہینے سے زیادہ قیام نہیں کر سکیگا اگر کسی شخص کے پاس ہندوستان کے کسی کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کا مدت معینہ سے زیادہ عرصہ کے لئے شناختی سرٹیفکیٹ ہو تب بھی وہ مقررہ عرصہ سے زیادہ پاکستان میں نہیں ٹھہر سکیگا۔ جب تک کہ وہ پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کا جاری کیا ہوا مدت قیام میں توسیع کا اجازت نامہ حاصل نہ کرلے۔

ہندوستان میں آگ کا کھیل

لندن ۳۱ مارچ۔ لندن کے اخبار نیو یارک ٹائمز نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں "ہندوستان میں آگ کا کھیل کھیلا جا رہا ہے" کے عنوان سے ہندوستان کی جنگجو جرنی سیاسی جماعتوں (ہندو مہا سبھا) کے خلاف تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مغربی بنگال کے فسادات کی اصل ذمہ دار یہی جماعت ہے۔ جس کی شرارتوں اور غیر ذمہ دارانہ جنگ کے اعلانات نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے شاید یہ جماعت ان خطرناک و سنگین نتائج سے آگاہ نہیں۔ جو ان دونوں ملکوں کے باہم ٹکراؤ سے پیدا ہونگے

مشرقی بنگال میں شراب نوشی بند

ڈھاکہ ۳۱ مارچ۔ آج رات کے بارہ بجے سے مشرقی بنگال کے سارے صوبے میں کامل امتناع خمر کا قانون عملاً نافذ کر دیا جائیگا۔ اور صوبے بھر کی ۲۷۶ شراب کی دکانیں بند کر دی جائیں گی۔ امتناع خمر سے صوبائی حکومت کو پچاس لاکھ روپے کے مالیے کا نقصان ہوگا۔ جسے پورا کرنے کے لئے مزید ٹیکس عائد کر دئے گئے ہیں۔ جن کی منظوری صوبائی اسمبلی نے اپنے مارچ کے اجلاس میں دی تھی

کراچی ۳۱ مارچ۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں اتوار کے روز نئی دہلی روانہ ہونگے۔ آپکے ہمراہ سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی سیکرٹری شعبہ خارجہ مسٹر اکرام اللہ مسٹر جی۔ اے احمد اور چیف سیکرٹری مشرقی بنگال مسٹر عزیز احمد بھی جائیں گے۔

ضروری اطلاع

لاہور ۳۱ مارچ۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں شمولیت بذریعہ ٹکٹ ہے۔ اس لئے صرف وہی احباب تشریف لائیں۔ جن کو شمولیت کی دعوت اس وقت تک پہنچ چکی ہے۔ (سیکرٹری)

میدہ اور سوجی سے تمام پابندیاں ختم

لاہور ۳۱ مارچ۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ میدے اور سوجی کو پنجاب سے برآمد کرنے کے لئے کسی اجازت نامہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ دوسرے ملکوں کو بھی بغیر پرمٹ کے بھیجے جا سکیں گے۔ صرف مرکزی حکومت سے برآمدگی کا اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔ برآمد کرنے والے احباب اپنی درخواستیں مرکزی حکومت کو سول سپلائیز کے محکمہ کی معرفت بھیجیں۔ یاد رہے کہ میدے اور سوجی پر ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جانے پر پہلے بھی پابندی نہ تھی۔

"خان لیاقت امن چاہتے ہیں" برطانوی جرائد کے تبصرے

لندن ۳۱ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان کے فرقہ وارانہ فسادات کا حل تلاش کرنے کے لئے دہلی جانے پر آمادگی کے اقدام پر یہاں کے سیاسی حلقوں میں انتہائی اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہابی بازو کے ایک موقر جریدہ نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "خان لیاقت امن چاہتے ہیں"۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ اس ملاقات میں دونوں حکومتوں میں نفرت و شبہات پیدا کرنے والے مسائل کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔ اسی طرح ایک اور ہفتہ وار اخبار سپکٹیٹر نے لکھا ہے۔ کہ فروری میں مشرقی و مغربی بنگال میں جو گڑبڑ ہوئی۔ مشرقی بنگال نے تو جلد ہی اس پر قابو پا لیا۔ لیکن مغربی بنگال کی حکومت ان پر قابو پانے میں بری طرح ناکام رہی۔ اس اخبار نے اب دونوں حکومتوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات کو حالات کے تاریک مسئلے پر روشنی کی کرن سے تعبیر کرتے ہوئے امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی خاں اور پنڈت نہرو کی یہ ملاقات حوصلہ افزا نتائج پیدا کریگی۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ جب سے برطانوی پونڈ کی قیمت کم ہوئی ہے ڈالر والے علاقوں کو برطانیہ سے پہلے سال کے مقابلہ میں ۵ فی صدی کمی رہی۔ اور ڈالر کی آمدنی میں ماہانہ اوسطاً ایک کروڑ کی کمی رہی۔

ہندوستان جانے والے تارکان وطن کے لئے پندرہ سٹیمروں کا اہتمام

ڈھاکہ ۳۱ مارچ۔ حکومت مشرقی بنگال کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بھارت کو جانے والے تارکان وطن کے لئے حکومت نے ۱۵ سٹیمروں کا انتظام کیا ہے۔ یہ سٹیمر نارائن گنج چاندپور اور باریسال سے چلتے ہیں۔ ان سٹیمروں کی سروس محض عام مسافروں کی بھیڑ وغیرہ کم کرنے کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ اور جونہی یہ کم ہو جائیگی سروس بھی بند کر دی جائیگی۔ اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اس انتظام کا حکومت کی ترک وطن کی حوصلہ افزائی کی پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ سٹیمر واپسی پر کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے ان لوگوں کو لیتے آئیں گے۔ جو مشرقی پاکستان آنا چاہیں گے ان میں حفاظت اور طبی امداد کا معقول انتظام کر دیا گیا ہے۔ تارکان وطن کی کسٹم والوں کی طرف سے روانہ ہونے والے مقام ہی سے تلاشی لی جائیگی۔ سرحد پر ان لوگوں کو روک کر مزید تاخیر نہیں کی جائیگی۔ اسی اعلان میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مغربی بنگال کی حکومت بھی وہاں سے آنے والے لوگوں کے لئے اسی قسم کا انتظام کرے گی۔ حفاظت اور طبی امداد کا انتظام دونوں طرف سے دونوں متعلقہ حکومتیں کرینگی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ یکم اپریل ۵۰ء

کیا یہ ہماری کوتاہی نہیں؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور شعر ہے۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی خدا تعالیٰ کے عشق کے بعد میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق سے مخمور ہوں۔ اگر اسی کا نام کفر ہے۔ تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔ اس شعر سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد وحید توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا بلند کرنا ہے اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ لیکن مخالفین نے جو نہ تو خود اشاعت اسلام کرتے ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے کو کرنے دیتے ہیں۔ شور برپا کر دیا۔ اور آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپ کے اولین مداحین میں سے تھے۔ بعد میں اتنے برہم ہوئے۔ کہ آپ کی تمام خوبیوں کو بھول گئے۔ اور تمام ہندوستان میں پھر کر دو سو علماء سے آپ کے خلاف تکفیر کا فتویٰ حاصل کیا۔ یہی نہیں بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے بھی کفر کے فتاوی حاصل کئے گئے پھر یہیں بس نہیں کی بلکہ متواتر آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر کفر و ارتداد کے فتوے لگائے گئے۔ فتوے ہی نہیں لگائے گئے۔ بلکہ ہر طرح سے تنگ کیا گیا۔ اور جہاں تک بس چلا۔ غریب احمدیوں کو نہ صرف تمدنی اور معاشرتی نقصانات پہنچائے۔ بلکہ ان کو جسمانی ایذائیں بھی دیں۔ انہیں ناحق قتل کیا۔ اور جب کابل میں متواتر سینکڑوں احمدیوں کو کفر و ارتداد کا الزام لگا کر نہایت بے رحمی سے شہید کیا گیا۔ تو اس پر شادیانے بجائے۔

اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اتنا احسان بھی بہت تھا۔ کہ آپ نے سوئے ہوؤں کو بیدار کر دیا۔ مگر نہیں اس سے بڑھ کر آپ نے اور آپ کے خلفاء نے اور جماعت نے ہر موقع پر عام مسلمانوں کی اعانت کی۔ اور ان کے مصائب میں نہ صرف زبانی ہمدردی کی بلکہ جہاں تک ہو سکا۔ عملاً ان کی دنیوی فلاح و بہبود میں مدد کی ان کے قومی امور کو بہترین طریقے سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور ہر طرح سے مسلمان کہلانے والی اقوام کا وقار دنیا میں افزوں کرنے کے لئے کوشش کی۔ یہ محض ہمارا دعویٰ ہی نہیں ہے۔ بلکہ انہی مخالفین نے ان خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ اور ایک دفعہ نہیں بلکہ سینکڑوں دفعہ مگر

ہم نے تم کو دل دیا تم نے ہمیں رسوا کیا
ہم نے تم سے کیا کیا اور تم نے ہم سے کیا کیا

لیکن ہمیں اس پر کچھ بھی افسوس نہیں ہے۔ کہ نہ صرف ہماری نیکیوں کو بھلا دیا گیا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کی طرف سے ہمارے ساتھ ابھی تک وہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ ہم نے جو کچھ کیا وہ احسان جتانے کے لئے نہیں کیا۔ بلکہ اپنا فرض ادا کیا۔ اور جو کچھ بعض لوگ ہمارے برخلاف کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ایسا محض بے علمی کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ ہم اس کو اپنی ہی کوتاہی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے انہیں اپنا صحیح موقف سمجھانے کے لئے پوری پوری کوشش نہیں کی۔ اگر ہم پوری پوری کوشش کرتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ وہ ہمارے درد دل کو سمجھ سکتے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ اگر وہ سمجھ سکتے۔ تو ہمیں اس کا کوئی اجر دیتے۔ ہمیں ان سے کسی اجر کی خواہش نہیں ہے۔ صرف یہی ہمارا اجر ہے۔ کہ وہ سمجھ جائیں۔ ہم یہ بھی محض اس لئے نہیں چاہتے۔ کہ وہ ضرور ہمارے ہی ساتھ آملیں۔ ہم صرف یہ اس لئے چاہتے ہیں۔ کہ اگر وہ ہمارے موقف کو سمجھ جائیں۔ تو کم سے کم اتنا تو شاید ہو جائے۔ کہ وہ جو وقت اور مال ہماری مخالفت میں صرف کر رہے ہیں۔ وہی وقت اور مال وہ اشاعت اسلام اور تبلیغ دین میں خرچ کرنے لگ جائیں۔ اور وہ مقصد جس کے لئے ہم جد و جہد کر رہے ہیں۔ یعنی توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کرنا اور اسلام کو کل ادیان عالم پر غالب کرنا شاید انہی کے ہاتھوں سے پورا ہو جائے۔ ہماری خوشی اسی میں ہے۔ کہ وہ مقصد عظیم کامیاب ہو۔ خواہ ہمارے ہاتھوں سے نہ سہی انہی کے ہاتھوں سے ہو۔

یہ ہماری کم سے کم خواہش کا درجہ ہے۔ اگرچہ ہم چاہتے یہی ہیں۔ کہ کب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس جرنیل کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر جس کو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اس باطل کا مقابلہ کریں۔ جو توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کرنے کے راستہ میں روک بنا ہوا ہے کیونکہ مختلف محاذوں کی نسبت ایک محاذ زیادہ موثر ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا اصول مسلمہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بھی ایک ہی محاذ کو پسند فرماتا ہے۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر باقی مسلمان ہمارے موقف کو صحیح طور پر سمجھ جائیں۔ تو ضرور وہ ہمارے مقصد کی تائید کریں گے۔ خواہ وہ ہماری صفوں میں شامل ہوں۔ یا نہ ہوں۔ اس لئے یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ہم مخالفین کو اپنا موقف سمجھانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ اور جو غلط فہمیاں ان کے دلوں میں ہماری طرف سے جاگزیں ہو گئی ہیں۔ ان کو دور کریں۔ اور روز روشن کی طرح ان پر عیاں کر دیں۔ کہ ہمارا مقصد صرف اعلائے کلمۃ الحق ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مقصد تھا۔ اور اس نے اپنی جماعت کے آگے یہی مقصد رکھا ہے۔

بے شک ہمارے بعض مخالفین بظاہر دیدہ و دانستہ ہمارے خلاف غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک مخالفت میں بعض اتنے بڑھ جاتے ہیں۔ کہ صداقت کی راہوں کو بالکل ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ وہ دیدہ و دانستہ ایسا نہیں کرتے۔ اگر ان کو صحیح علم حاصل ہوتا۔ تو وہ ایسا کیوں کرتے۔ بات یہی ہے کہ وہ نہیں جانتے۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ ہمارا حق نہیں۔ کہ ہم ان کو ملزم ٹھیرائیں۔ کیونکہ یہ ہمارا کام نہیں۔ یہ کام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور وہی سب کے دل و دماغ کا حقیقی مالک ہے۔ اس لئے یہ اسی کا حق ہے۔ کہ جس کو چاہے۔ ملزم ٹھیرائے۔ اور جس کو چاہے بری کرے۔ ہمارا کام تو صرف اتنا ہے۔ کہ جس کو ہم حق سمجھتے ہیں۔ وہ ہر ایک تک پہنچا دیں۔

وما علینا الا البلاغ

اس سے زیادہ ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم اپنا یہ حق بھی پوری طرح استعمال کر رہے ہیں۔ بے شک ہم میں سے بہتوں نے حق پہنچانے میں اپنا مال ہی نہیں۔ بلکہ اپنی جان اور اپنی اولاد بھی قربان کر دی ہے۔ بے شک ہم میں سے بہتوں نے سخت سے سخت اذیتیں اٹھائی ہیں۔ بائیکاٹ اور نفرت کی تلخیاں برداشت کی ہیں۔ برادریوں کو چھوڑا ہے۔ اور عزیزوں سے جدا ہونا پڑا ہے۔ بیشک ہم میں سے بہتوں نے حق پہنچانے میں سخت نقصان برداشت کئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حق پہنچانے کا جیسا حق تھا۔ ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے ویسا حق ادا نہیں کیا۔ بلکہ بعض لوگ اسی خیال سے مگن ہیں۔ کہ ہم نے بس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے۔ تو گویا ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ بلکہ شاید بعض ہم میں ایسے بھی ہیں۔ جو مخالفین سے خائف ہو کر اتنا اقرار کرنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ کہ ہم نے اپنے وقت کے امام کو پہچان لیا ہے۔

سوال صرف یہ ہے۔ کہ جب ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے۔ اور پہچان لیا ہے۔ کہ آپ کی بعثت کا مقصد صرف اسلام کو سب ادیان پر غالب کرنا ہے۔ اور توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا ہے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ان لوگوں کو اپنے موقف اور اپنے مقصد سے آشنا کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ جو بے علمی کی وجہ سے۔ اور یقیناً بے علمی کی وجہ سے ہمارے موقف کے متعلق خود بھی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اور اس غلط فہمی کی وجہ سے دوسروں کو بھی غلط فہمی میں رکھنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

آخر ان لوگوں سے جن کو ہم جانتے ہیں کہ غلط فہمی کی وجہ سے ہمارے صحیح موقف کا علم نہیں ہے۔ جو بے علمی کی وجہ سے ہمارے متعلق غلط خیالات دلوں میں پالتے ہیں۔ اور دوسروں کو غلط فہمی میں رکھتے ہیں ہمیں کیوں شکایت ہونی چاہیئے۔ یہ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم جس طرح بھی ہو۔ ان کو ان غلط فہمیوں سے بچائیں۔ اور اپنا صحیح موقف ان پر واضح کریں۔ بے شک بعض آدمی نہیں سمجھتے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ ہم نے انہیں سمجھانے کی پوری پوری کوشش کی ہے؟ اگر وہ پھر بھی نہ سمجھیں۔ تو خیر۔ مگر جب ہم پوری پوری کوشش ہی نہ کریں۔ تو پھر زیادہ قصور ہمارا ہے نہ کہ ان کا۔

یقین جانیئے کہ ایسے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے مخالفت کے لئے چن لیا ہوتا ہے بہت کم ہوتے ہیں۔ شروع شروع میں واقعی ان کا بڑا زور ہوتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ عام لوگ ان سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی پے در پے ناکامیاں دیکھتے ہیں۔ جو یقیناً چپہ چپہ پر ان کو ہوتی رہتی ہیں۔ پھر نہ ان کی جادو بیانیاں چلتی ہیں۔ اور نہ فریب کاریاں۔ بلکہ جو ہیجانی آگ وہ عام انسانوں کے دلوں میں بھڑکا دیتے ہیں۔ وہ ایسا وقت ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ لوہا گرم ہے۔ گویا دراصل یہ لوگ حق کی ضرب کے لئے لوہا گرم کرتے ہیں۔ اس لئے وہ جماعتیں جن کو پورا پورا انشراح قلب حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ حق کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ نمبر ۱۳

احباب کو چھوٹی چھوٹی باتوں سے نصیحت حاصل کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً مختصر خطبہ پڑھا کرتے تھے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جیسا کہ ان دوستوں کو معلوم ہوگا جو "الفضل" پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں اور اس کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ میں قریباً دو مہینہ سے

گلے کی تکلیف سے

بیمار ہوں۔ پہلے تو آواز بالکل ہی بند ہو گئی تھی اس کے بعد آواز کھلنی شروع ہوئی مگر صرف اس حد تک کھلی کہ ایک دو فقرے بولنے کے بعد طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔ اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ کچھ اور آواز کھلنی شروع ہوئی اور اب اس حد تک کھل چکی ہے کہ میں آہستہ آواز سے کچھ دیر تک باتیں کر سکتا ہوں کبھی بیماری کا خیال نہ رہے اور اونچی آواز سے بولنے لگوں تو پھر گلے میں درد شروع ہو جاتی ہے اس تکلیف کی وجہ سے کچھ عرصہ سے میں نے کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ ربوہ سے چلتے وقت میں نے پہلا خطبہ پڑھا تھا اور اب دوسرا خطبہ پڑھ رہا ہوں۔ ربوہ میں تو یہ آسانی تھی کہ وہاں لاؤڈ سپیکر تھا اور میری آواز پھیل جاتی تھی لیکن یہاں لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے صرف چند دوستوں تک ہی میری آواز پہنچ سکتی ہے باقی دوستوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ بہرحال اب بھی جتنی آواز سے میں بول سکتا ہوں اتنا بولنے سے بھی بعد میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پچھلے خطبہ کے بعد بھی دو تین دن تک تکلیف زیادہ رہی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ جاتی رہی۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ مرض بڑی عمر میں ایک لمبے عرصہ کے بعد اچھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے

کہ یہ مرض کتنا وقت لے گی۔ بظاہر تو یہی بات نظر آتی ہے کہ یہ بیماری لمبا وقت لے گی۔ کیونکہ ذرا بھی میں بولوں تو بلغم بار بار گلے میں پھنستا ہے اور گلے میں سے بلغم کو نکالنا پڑتا ہے بعض دفعہ بلغم نہیں نکلتا تو خراش رہتی ہے اور بار بار کھنکارنا پڑتا ہے۔ بہرحال جہاں تک میرے گلے میں طاقت ہے اور میں خطبہ پڑھ سکتا ہوں میں نے یہی ارادہ کیا کہ خود خطبہ پڑھوں گو وہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ اور

درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو مختصر خطبہ ہی پڑھا جاتا تھا۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ بعض دفعہ نماز سے آدھا ہوتا تھا یعنی اگر نماز پڑھنے میں دس منٹ صرف ہوتے تھے تو خطبہ پانچ منٹ میں ختم ہو جاتا تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی سمجھ لیتے تھے لیکن اس زمانہ میں جب تک مغز ماری نہ کی جائے لوگ بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جو باتیں آجکل لمبی لمبی تقریروں سے حاصل کی جاتی ہیں وہ کسی زمانہ میں محض ایک دو مثالوں سے حاصل کر لی جاتی تھیں یا اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے ایک دو فقرے سن کر ہی لوگ نصیحت حاصل کر لیتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں لوگ حقیقت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر آجکل

جذبات سے کھیلنے کی کوشش

کی جاتی ہے اور جذبات ابھارنے کے لئے لمبے وقت کی ضرورت ہوتی ہے پہلے ایک مقرر تمہید باندھتا ہے اور اس میں ایسی باتیں بیان کرنی شروع کرتا ہے جو لوگوں کے مسلمات میں سے ہوتی ہیں اور جن کو وہ مدت سے صحیح تسلیم کرتے چلے آرہے ہوتے ہیں پھر ان مسلمات پر وہ اس بات کی بنیاد رکھ کر اسے پیش کرتا ہے تاکہ وہ ان مسلمات کے ساتھ ان کے دماغ میں گھس جائے اور جب وہ کسی بات کو ایسی شکل میں پیش کر دیتا ہے کہ سننے والے اسے مان سکیں تو پھر وہ اس بات کی طرف ان کے دماغوں کو پھراتا ہے کہ اس کے بغیر ان کا گذارہ ہی نہیں۔ اور یہ کہ اگر انہوں نے وہ بات نہ مانی تو ان پر تباہی آجائے گی۔ اس طرح وہ ان کے جذبات کو ابھار دیتا ہے اور ایک لمبی تقریر کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ جذبات کا ابھارنا

عقل کو کمزور کر دیتا ہے اس لئے بسا اوقات یہ طریق ایسے لوگ بھی اختیار کر لیتے ہیں جو سچائی کی خدمت کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ جھوٹ کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ جس طرح ایک ننگی دوائی جس پر کوئی اور چیز چڑھی ہوئی نہ ہو اس کے متعلق ہر کھانے والا یہ معلوم کر سکتا ہے کہ وہ کڑوی ہے یا کھٹی ہے یا میٹھی ہے یا بدبودار ہے یا خوشبودار ہے۔ لیکن اگر اس پر کھانڈ چڑھی ہوئی ہو تو کھٹی بھی میٹھی معلوم ہوگی اور کڑوی بھی میٹھی معلوم ہوگی اور میٹھی بھی میٹھی معلوم ہوگی اور پھیکی بھی میٹھی معلوم ہوگی۔ اسی طرح جب جذبات کو ساتھ ملا دیا جاتا ہے تو سچ بھی جوش دلا دیتا ہے اور جھوٹ بھی جوش دلا دیتا ہے اور انصاف کے نام پر بھی لوگ ابھار دیئے جاتے ہیں اور ظلم کی مدد کے لئے بھی لوگ ابھار دیئے جاتے ہیں پس

اصل طریق

تو وہی ہے جو پہلے زمانوں میں رائج تھا کہ مختصر بات بیان کی جائے اور اس میں حقیقت کو لوگوں کے سامنے واضح کر دیا جائے۔ آخر کسی چیز کی سچائی کے کوئی ذاتی دلائل بھی تو ہوتے ہیں یہ تو ضروری نہیں کہ سچائی کو ہمیشہ انسانی جذبات کے ساتھ ملا کر ہم لوگوں کے سامنے لائیں۔ مثلاً اسلام توحید پیش کرتا ہے اور توحید اپنی ذات میں ثابت بھی کی جا سکتی ہے اور اس کی تردید بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر توحید کی تائید میں کہا جاتا ہے کہ بتوں میں کوئی طاقت نہیں اور وہ کسی انسان کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتے تو ایک انسان جو بت پرست ہو یہ بھی پیش کر سکتا ہے کہ بتوں میں فلاں فلاں خوبی موجود ہے اور اگر خدا تعالےٰ کی وحدانیت کے ثبوت میں ہم یہ بات پیش کر سکتے ہیں کہ تمام قانونِ قدرت ایک خدا پر دلالت کرتا ہے

جیسے

قرآن کریم نے بھی

یہ بات پیش کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کیا تمہیں دنیا میں کہیں بھی دو قانون نظر آتے ہیں۔ اگر دو قانون ہوتے تو تم سمجھ سکتے تھے کہ خدا ایک نہیں۔ لیکن جب تمام عالم میں ایک ہی قانون نظر آتا ہے تو اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ ایک ہی خدا ہے دو نہیں۔ یہ ایک دلیل ہے جسے توحید باریتعالےٰ کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے اب مقابل کا فریق اگر اس کے لئے ممکن ہو تو یہ دلیل پیش کر سکتا ہے کہ دنیا میں ایک قانون نہیں بلکہ کسی جگہ کوئی قانون کام کرتا ہے اور کسی جگہ کوئی۔ یا مثلاً جس طرح ایک خدا پرست انسان یہ کہہ دیتا ہے کہ میرا خدا تعالےٰ سے تعلق ہے اور وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور میری دعائیں سنتا ہے اسی طرح ایک بت پرست بھی حق رکھتا ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی آدمی کو پیش کر دے اور کہے کہ اس سے فلاں بت نے باتیں کی ہیں یا اس کی دعائیں اس نے سنی ہیں۔ یہ

دلائل کا طریق

ہے۔ یعنی شرک بھی موجود ہے اور توحید بھی موجود ہے۔ شرک کی تائید کرنے والے نے بھی دلیل دے دی اور توحید کی تائید کرنے والے نے بھی دلیل دے دی۔ اب سننے والے خود بخود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ دنیا کے ایک قانون سے ایک خدا ثابت ہوتا ہے یا دو خدا ثابت ہوتے ہیں۔ یا وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ایک قانون موجود نہیں بلکہ دو قانون موجود ہیں۔ بہرحال دو باتوں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو وہ فیصلہ کر لیں گے کہ دنیا کا ایک قانون ثابت کرتا ہے کہ ایک خدا ہے اور یا یہ فیصلہ کر لیں گے کہ ایک سے زیادہ قانون ہیں۔ اسی طرح لوگ یا تو یہ فیصلہ کر لیں گے کہ بتوں نے بھی لوگوں کی دعائیں سنی ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں کی تائید کی ہے اور یا وہ یہ فیصلہ کر لیں گے کہ بتوں میں کوئی طاقت نہیں

... اور نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مگر یہ عقلی طریق ہے۔ جس کی دلائل پر بنیاد رکھی جاتی ہے اور

جذباتی طریق

یہ ہوتا ہے کہ ایک بت پرست کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے سنو یہ توحید کے پرستار کیا کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تمہارے باپ دادا اُلّو تھے تمہارے باپ دادا گدھے تھے۔ تمہارے باپ دادا بڑے خبیث تھے۔ جو بتوں کے آگے سر جھکاتے رہے۔ اب کون یہ شخص ماننے کے لئے تیار ہو گا کہ میرے باپ دادا واقعہ میں اُلّو تھے یا گدھے تھے یا خبیث اور ناپاک انسان تھے۔ آخر کافر کو بھی اپنے ماں باپ سے محبت ہوتی ہے اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ انہیں بُرا بھلا کہا جائے۔ جب وہ ان کے سامنے شرک کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے کہ تمہارے باپ دادا اسے مانتے تھے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بڑے اُلّو تھے بڑے احمق تھے بڑے خبیث اور بے ایمان تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ان بتوں میں کوئی طاقت نہیں مگر پھر بھی وہ فریب سے کام لے کر ان کے آگے اپنا سر جھکا دیتے تھے۔ تو لوگوں میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ

کہتے ہیں

کہ ہم اس کی بات کیوں مانیں یہ تو ہمارے باپ دادا کو اُلّو قرار دیتا ہے یہ تو انہیں احمق اور گدھا قرار دیتا ہے گویا دلیل غائب ہو گئی۔ ایک قانون کی موجودگی کا کوئی سوال ہی نہ رہا بلکہ سوال یہ آگیا کہ یہ ہمارے باپ دادا کو اُلّو کہتا ہے۔ یہ انہیں احمق اور گدھا کہتا ہے۔ یہ اعلان کرتا ہے کہ جو شخص ایک خدا کو چھوڑ کر بتوں کے آگے سر جھکاتا ہے وہ بیوقوف ہے اور سب سے زیادہ گدھا ہوتا ہے۔ پس اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ ہمیں اور ہمارے باپ دادا کو گدھا قرار دیتا ہے یہ کہتا ہے کہ جو شخص سچائی کے خلاف کام کرے وہ بے ایمان ہوتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ توحید

سب سے بڑی سچائی

ہے۔ جب توحید سچائی ہوئی تو جو اس سچائی کے خلاف چلتا ہے وہ بے ایمان ہے گویا دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ ہمارے باپ دادا بے ایمان تھے اور جو بے ایمان ہو وہ خبیث بھی ہوتا ہے اور زندیق بھی ہوتا ہے۔ اب یہ لازمی بات ہے کہ جب بات کو اس ڈھنگ میں پیش کیا جائے گا۔ تو دلیل غائب ہو جائے گی۔ اور یہ لوگ کہنا شروع کر دیں گے کہ انہیں مار ڈالو۔ انہیں قتل کر دو۔ ان کا مال و اسباب چھین لو۔ انہیں ملک سے نکال دو۔ کیونکہ یہ ہمارے باپ دادا کو احمق گدھا بے ایمان اور خبیث قرار دیتے ہیں۔ غرض جب کسی بات کے ساتھ جذبات مل جاتے ہیں۔ تو دلیل کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن جب جذبات سے علیحدہ کر کے کسی بات کو پیش کیا جائے۔ تب پتہ لگتا ہے کہ اس میں کتنا وزن ہے اور وہ معقول ہے یا غیر معقول مثلاً یہ جذباتی طریق ہی تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو چونکہ دنیا کہتی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اس لئے مولویوں نے شور مچا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی جاتی ہے اس سے خدا کے نبی کی ہتک کی جاتی ہے۔ خدا کے رسول کی ہتک کی جاتی ہے۔ اب یہ لازمی بات تھی کہ لوگ اس سے مشتعل ہو جاتے تھے جب انسان اپنے ماں باپ کی ہتک بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ تو خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کی ہتک کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ مشتعل ہوئے اور انہوں نے احمدیت کی مخالفت شروع کر دی۔ مگر آہستہ آہستہ ان کے کانوں میں اس قسم کے دلائل پڑنے شروع ہوئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ انہوں نے لڑائیاں بھی کیں۔ انہوں نے کفر کے فتوے بھی لگائے۔ مگر جب وہ گالیاں دینے اور لڑائیاں کرنے اور کفر کے فتوے لگانے کے بعد اپنے گھروں میں واپس آئے تو ان کے دل سے یہ آواز اٹھتی کہ سچی بات تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ عیسیٰ مر گیا ہے۔ انہوں نے اس مسئلہ کی وجہ سے ہماری جماعت کے لوگوں کو مارا بھی پیٹا بھی انہیں بُرا بھلا بھی کہا مگر جب وہ غور کرتے تو ان دلائل کی وجہ سے جو متواتر ان کے کانوں میں پڑتے جا رہے تھے وہ سمجھتے کہ بات تو یہی دل کو لگتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس رَو نے اور ترقی کرنا شروع کیا اور پہلے ایک نے پھر دوسرے نے پھر تیسرے نے اور پھر چوتھے نے اپنی زبان سے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ ادھر انگریزی تعلیم کا لوگوں میں رواج ہوتا چلا گیا اور اس تعلیم کے نتیجہ میں بھی آئندہ نسلوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ

لغو اور بیہودہ قصے

ہیں۔ ہم ان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ تعلیمیافتہ آدمی تو آسمان کو ہی نہیں مانتا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بیٹھنے کو کہاں تسلیم کر سکتا ہے وہ تو سمجھتا ہے کہ آسمان فضا کا نام ہے کسی خاص جگہ کا نام نہیں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہوں۔ جب وہ آسمان کا ہی قائل نہ رہا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو وہ کس طرح تسلیم کر سکتا تھا۔ گویا ادھر دلائل نے اور ادھر

موجودہ زمانہ کی تعلیم

نے ان خیالات کو پلٹ دیا۔ جو لوگوں کے دلوں میں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ ہر کالج اور سکول کا لڑکا قطع نظر اس سے کہ وہ احمدیت کی تعلیم کو مانتا تھا یا نہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا اسے علم تھا یا نہیں۔ مغربی تعلیم کے اثر کے نیچے کالج اور سکول سے یہ عقیدہ لے کر نکلا کہ یہ کوئی معقول بات نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس طرح وہ ایک ایسے نقطۂ نگاہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہو گیا۔ جس کا قرآن کریم سے تعلق نہیں تھا۔ صرف سائنس سے تعلق تھا یا فلسفہ کے ساتھ اس کا تعلق تھا۔ چنانچہ جب ایسے شخص سے کہا جائے کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو وہ فوراً یہ جواب دیتا ہے کہ ایسے قرآن کو اپنے گھر رکھو۔ میں ان باتوں کا قائل نہیں اس کے مقابلہ میں ایک احمدی بھی یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن ایک احمدی میں اور مغربی تعلیم کے اثر کے نیچے وفات مسیحؑ کا قائل ہونے والے میں

بہت بڑا فرق

ہوتا ہے۔ جب دوسرے شخص سے کوئی کہتا ہے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ کہتا ہے میں ایسے قرآن کو ماننے کے لئے تیار نہیں بات یہی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ موجودہ سائنس کے بالکل خلاف ہے۔ لیکن جب ایک احمدی سے یہ کہا جائے کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ کہتا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے قرآن سچا ہے۔ قرآن کی ایک ایک بات سچی ہے اور اس میں یہی لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ غرض دونوں کہتے ایک ہی بات ہیں۔ مگر ہماری جماعت کے افراد قرآن کریم کو سچا سمجھتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور وہ قرآن کریم کو چھوڑ کر یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ بہرحال جب مسلمانوں میں تعلیم پھیلی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ انہوں نے بھی کہنا شروع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اب جب مولویوں نے دیکھا کہ مسلمانوں نے خود یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب ہمیں اور طرح ان کے جذبات سے کھیلنا چاہیئے یہی بات بتاتی ہے کہ ان کی بنیاد دلائل اور عقل پر نہیں تھی بلکہ جذبات پر تھی۔ اگر دلائل اور عقل پر بنیاد ہوتی تو جب انہوں نے یہ دیکھا تھا کہ مسلمانوں نے اب خود ہی یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

فوت ہو چکے ہیں۔ تو وہ کہتے ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔ لیکن ان کی غرض تو جذبات سے کھیلنا تھی انہوں نے اب ایک اور رنگ میں لوگوں کے جذبات سے کھیلنا شروع کر دیا اور یہ کہنے لگے عیسیٰ مر گیا ہو یا نہ مرا ہو۔ مرزا صاحب تو یہ کہتے ہیں۔ میں خدا کا نبی ہوں۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بار بار یہ کہہ کر اشتعال دلانا شروع کر دیا کہ ایسے لوگ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی مانتے ہیں اب یہ صاف بات ہے کہ جب یہ کہا جائے گا کہ فلاں جماعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک شخص کو نبی ماننے لگ گئی ہے تو عام طور پر اس کے یہ معنی سمجھے جائیں گے کہ گویا ان کے نزدیک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ختم ہو گئی ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کافی ہے چنانچہ انہوں نے پھر دوبارہ لوگوں کے جذبات سے کھیلنا شروع کر دیا اور چاہا کہ وہ اسی رَو میں بہتے چلے جائیں اور کبھی سنجیدگی کے ساتھ حقیقت پر غور کرنے کی کوشش نہ کریں۔ غرض اس زمانہ میں عام طور پر لوگ

جذبات سے کھیلنے

لگ گئے ہیں۔ سچائی پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور ایسے رنگ میں اپنی بات کو چکر دیتے ہیں کہ اس کی شکل اور بن جاتی ہے اور حقیقت اور ہوتی ہے اس نقص کو دیکھتے ہوئے اور لوگوں کے دماغوں کی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اب سچ کے لئے بھی اسی حربہ سے کام لینا ضروری ہو گیا ہے۔ اور ہمارے لئے بھی اس کے بغیر چارہ نہیں رہا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے کسی کو عذاب دینا جائز نہیں

اس حکم کے مطابق

بندوق اور توپ وغیرہ کا استعمال مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں چونکہ دشمن ان چیزوں کو استعمال کرتا ہے اور اگر مسلمان ان چیزوں کو استعمال نہ کریں تو شکست کھا جائیں اسلئے ہم کہیں گے کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ آگ سے کسی کو عذاب نہ دیا جائے لیکن جب دشمن ابتدا کرے اور وہ ان چیزوں کا

استعمال کرے تو پھر مسلمانوں کے لئے بھی بندوق اور توپ اور دوسرے آتشیں اسلحہ کا استعمال جائز ہو جائیگا یا جیسے کسی انسان کی آزادی کو چھیننا جائز نہیں لیکن اگر دشمن ہمارے آدمیوں کو غلام بنائے تو پھر ہمیں بھی ان کے آدمیوں کو غلام بنانا پڑیگا اور ہماری یہ کارروائی جوابی رنگ رکھتی ہوگی ہمارے لئے جائز ہو جائے گی یا مثلاً جنگ کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر دشمن جنگ شروع کر دے تو پھر ہمارے لئے بھی اس سے لڑائی کرنا جائز ہو جائے گا

پس زمانہ کے حالات کے مطابق گو جوابی طور پر ہمیں بھی لمبی تقریریں کرنی پڑتی ہیں۔ مگر میرے گلے کی جو موجودہ حالت ہے وہ اس جوابی طریق کے اختیار کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتی۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے سلسلہ کے دوستوں کو اس بات کی عادت ڈالنا چاہتا ہے کہ وہ

چھوٹی چھوٹی باتوں سے نصیحت

حاصل کرنے کی کوشش کیا کریں۔ بہرحال لمبے خطبے سنت نہیں ہیں۔ سنت یہی ہے۔ کہ مختصر خطبہ ہو۔ جیسے میں نے بتایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ اتنا مختصر خطبہ پڑھتے تھے کہ وہ جمعہ کی نماز سے بھی چھوٹا ہوتا تھا۔ بعض دفعہ آپ نے لمبے لمبے وعظ بھی کئے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک آپ نے اتنا لمبا وعظ کیا کہ ظہر سے عشاء کی نماز تک بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہا۔ پس لمبا وعظ بھی ہوتا تھا یہ نہیں کہ کبھی نہیں ہوتا تھا لیکن عام طور پر مختصر تقریر ہوتی تھی۔ اگر مختصر تقریریں نہ ہوتیں تو اتنی حدیثیں لوگوں کو کس طرح یاد ہوتیں۔ مثلاً میرے خطبات کو ہی لو کیا کوئی شخص انہیں یاد رکھ سکتا ہے۔ یاد رکھنے کے لئے مختصر کلام کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مختصر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ ورنہ لمبے خطبات کی صورت میں تو حدیثیں بن ہی نہیں سکتی تھیں۔

درخواستہائے دُعا

میری بھانجی نفیسہ دختر چوہدری نذر حسین صاحب [illegible] ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (چوہدری کوکب ایرانی لاہور)

۲۔ خاکسار کے بچے محمد طفیل جماعت دوئم [illegible] ارشاد جماعت اوّل مدرسہ احمدیہ احمد نگر کا امتحان سالانہ ۱۱ اپریل کو شروع ہوگا۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

محمد ہاشم احمدی کنسٹیبل پولیس ۵۰۱ سبزی منڈی منٹگمری

امریکہ کی احمدی خواتین

نومسلم احمدی بہنوں کا قابل قدر اخلاص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ عقیدت

از محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے انچارج امریکہ مشن

گذشتہ ستمبر کے وسط میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تلطف کریمانہ کی بدولت مجھے امریکہ جیسے دور دراز ملک میں آنا نصیب ہوا۔ ایک احمدی عورت کے لئے جو مرکز احمدیت سے آکر امریکہ کی احمدی بہنوں سے ملے یہ امر انتہائی روح پرور ہے کہ باوجود ہزاروں میل کی دوری کے اور باوجود اس بات کے کہ ابھی تک احمدیت کی وہ باتیں جو اخلاص اور ایمان کی ترقی میں ممد ہوتی ہیں۔ ان سے ان لوگوں کو وہ حصہ میسر نہیں جن سے دن رات مرکز کے قرب میں رہنے والوں کو حصہ ملتا ہے مگر اس کے باوجود اس دور دراز ملک کے رہنے والے نومسلم احمدی اخلاص اور ایمان میں نہایت ہی قابل رشک ہیں میں نے اس مختصر عرصہ میں ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے ان کی روحیں تشنہ ہیں۔ اس بات کی کہ انہیں بھی اسلام واحمدیت کا وہی علم حاصل ہو جو مرکز میں رہنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ مرکز سے آنیوالوں کی باتوں کو نہایت غور سے اور محبت و اشتیاق سے سنتے ہیں اور ہر ایک ان میں سے یہ چاہتا ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے میں وہ کسی سے بھی پیچھے نہ رہیں۔

مجھے اب تک تین چار جماعتوں میں جانے کا موقع ملا ہے۔ وہاں کی بہنیں علاوہ ان امور کے جو دین کا حصہ ہیں۔ ظاہری طرز معاشرت بھی ایسی ہی اختیار کرنا چاہتی ہیں جیسی کہ ہم لوگوں کی ہوتی ہے مثلاً وہ ایسا ہی لباس پہننا چاہتی ہیں۔ جیسا کہ ہم لوگ پہنتے ہیں۔ امریکہ کا ملک جو ہر ایک شعبہ زندگی میں نئی سے نئی ایجاد کرنے میں دنیا کے تمام ملکوں سے آگے ہے۔ لباس میں بھی نیا سے نیا فیشن آئے دن تیار کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے والے نفوس اس سیدھے سادے لباس کے لئے ہی اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ جس میں عریانی نہ ہو اور جو گلے اور ہاتھوں کو پوری طرح ڈھانکتا ہو۔ اور اسلام کے حکم کو پورا کرتا ہو۔

ہماری یہ بہنیں کھانا بھی ایسا ہی کھانا چاہتی ہیں جیسا کہ مرکز کے قرب میں بسنے والے ان کے بھائی بہن۔ ان کا اکثر اصرار ہوتا ہے کہ میں ان کے پاس جا کر رہوں اور ان کو ایسی غذا جیسی کہ ہم پکاتے ہیں پکانا سکھاؤں۔ ان کا یہ خیال اس بات پر مبنی نہیں کہ ان کو یہ غذا بہت ہی مزیدار معلوم ہوتی ہے۔ وہ قوم جو مرچ مصالحوں سے کوسوں دور رہتی ہے اور مغربی طرز میں ان کے سینکڑوں انواع اقسام کے کھانے روزانہ نئی سے نئی طرز میں تبدیل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی یہ خواہش محض ان کے اخلاص پر مبنی ہوتی ہے مثال کے طور پر یورپ کی قومیں ہاتھ سے کھانا کھانے کو پسند نہیں کرتیں لیکن ہمارے کئی احمدی بھائی بہن یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ بھی ہاتھ سے ہی کھانا کھائیں۔

ہر طالب یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے مطلوب کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ آج احمدیت میں داخل ہونے والی نومسلم قومیں ہمیں اس نظر سے دیکھ رہی ہیں۔ کہ شاید ہم ہی اسلام کا حقیقی چہرہ ہیں۔ اور درحقیقت میں بھی اسلام کا احیاء اسی بات پر منحصر ہے کہ نومسلم اقوام احمدیت کے ہر حرکت وسکون کا بغور مطالعہ کریں اسی طرح جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے حضور سے اسلام کا ہر شعبہ زندگی میں باریک سے باریک درس لیا تھا۔ میرے لئے یہ جذبہ انتہائی قابل رشک ہے کہ ایمان اور اخلاص کی نعمت صرف نزدیک رہنے والوں کا ہی حصہ نہیں بلکہ یہ دور دراز کے بسنے والے لوگ اس سے وہ حصہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کا ایمان ایک لحاظ سے محض ایمان بالغیب کا حکم رکھتا ہے۔

اس وسیع ملک میں جہاں جہاں بھی ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ وہاں بیشتر جگہوں پر لجنات اماء اللہ بھی قائم ہیں۔ اور وہاں کی احمدی مستورات نہایت تندہی اور دلچسپی کے ساتھ اپنی لجنات کے کام کو چلا رہی ہیں اور اس امر کے لئے بہت ہی کوشاں ہیں کہ ان کی لجنات بھی مرکز کی لجنہ کی طرح اپنے کام کو ڈھالیں۔ اس کے لئے وہ مختلف اوقات میں کھانے کی دعوتوں کا انتظام کرتی ہیں۔ جن میں ہر بہن اپنے ساتھ ملنے والی دوسری عورتوں کو بھی لاتی ہیں اس طرح جہاں نئے آنے والوں کو تبلیغ ہو جاتی ہے وہاں کچھ چندہ بھی جمع ہو جاتا ہے۔ جو جماعت کے چندہ کو بڑھاتا ہے۔ پھر بعض دفعہ کپڑے وغیرہ سی کر بیچتی ہیں اور اس طور سے وہ نہ صرف لجنہ کے لئے بلکہ جماعت کے لئے بھی چندہ جمع کرتی ہیں اور مددگار بنتی ہیں۔

میں نے ایسی احمدی بہنوں سے بھی ملاقات کی ہے۔ جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت ہے۔ اور آپ کی زیارت کا انتہائی شوق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین کا مبارک چہرہ انہیں ایک بار دیکھنا نصیب کرے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے زمانہ کی بعض عورتیں جو اب بوڑھی ہو چکی ہیں۔ بارہا کہتی ہیں کہ اللہ چاہے تو وہ باقی زندگی مرکز میں گذارنے کی توفیق دے گا۔

شکاگو مشن میں جہاں میرا قیام ہے یہاں کی بہنیں جمعہ اور اتوار کے علاوہ جو جماعت کی ہفتہ وار میٹنگوں کے دن ہیں بدھ کو بھی مسجد میں آتی ہیں اور مجھ سے بعض اردو اور بعض یسرنا القرآن پڑھتی ہیں۔ نماز اور اسے صحیح طور پر ادا کرنے کا طریق سیکھتی ہیں۔ اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص اور ایمان میں ترقی دے۔ اور انہیں اسلام کے ہر حکم پر صحیح طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس قوم کو جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کو پیدا کر کے دوسری قوموں کے لئے اسلام کا اصلی نمونہ قائم رکھنے کی توفیق دے۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے اس مقام کو کھو دیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور انعام سے انہیں عطا ہوا ہے۔

لفٹنٹ سید سعید حسن کیلئے دُعا کی تحریک

پشاور سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ عزیز لفٹنٹ سید سعید حسن سلمہ کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ لفٹنٹ سید سعید حسن ہمارے ماموں حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ جن کی گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر عزیزہ سیدہ بشریٰ بیگم سلمہا کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ دوست عزیز موصوف کی شفایابی اور صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔

(ایڈیٹر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۹۵۳۔ میں مسمی محمد اسمٰعیل ولد میاں کریم بخش صاحب ارائیں پیشہ دوکانداری عمر ۲۵ سال ساکن ننگل باغباناں حال چک ۲۷۷/R.B ڈاکخانہ چک ۲۷۵/R.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۲ ۴۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور موضع ننگل باغباناں میں ہمارے والد صاحب کے نام ہے۔ وہ بفضل خدا زندہ ہیں۔ اور اب ہمارا گذارا معمولی دوکانداری پر ہے۔ جو سالانہ ۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ آمدنی کی کمی بڑھتی کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ العبد: محمد اسمٰعیل ولد کریم بخش بقلم خود۔ گواہ شد: مولا بخش ولد رحیم بخش بقلم خود۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۱۹۴۸۔ میں مسمی دین محمد عرف دینو ولد کریم بخش ارائیں ساکن ننگل باغباناں حال چک ۲۷۷/R.B ڈاکخانہ چک ۲۷۵/R.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں موضع ننگل باغباناں ضلع گورداسپور میں رہ گئی ہے۔ جو میرے والد کے نام ہے جو بفضل خدا زندہ ہیں۔ اور اب ہمارا گذارہ زمیندارہ کی معمولی آمدنی پر ہے۔ جو سالانہ اٹھارہ من گندم ہو جاتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا دین محمد عرف دینو۔ گواہ شد: مولا بخش ولد رحیم بخش۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۱۹۵۲۔ میں مسمی رحیم بخش ولد کریم بخش ارائیں ساکن ننگل باغباناں حال چک ۲۷۷ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۴۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں موضع ننگل باغباناں میں رہ گئی ہے۔ جو ہمارے والد صاحب کے نام ہے۔ وہ بفضل خدا زندہ ہیں۔ اب ہمارا گذارہ معمولی زمیندارہ پر ہے جو سالانہ بیس من پختہ گندم ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: رحیم بخش ولد کریم بخش ارائیں۔ گواہ شد: مولا بخش ولد رحیم بخش پسر موصی۔ گواہ شد: عبدالرحمن مولوی فاضل پریزیڈنٹ چک ۲۷۶ ضلع لائلپور

وصیت ۱۲۵۵۸۔ میں مسمی مسعود رشید احمد ولد محمد شفیع خان قوم پٹھان ساکن گوہی مار دہیر آباد، ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کچھ نہیں ہے۔ صرف ۹۰ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد کچھ میرا ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: مسعود رشید احمد خان۔ گواہ شد: عبدالقادر واقف زندگی۔ گواہ شد: خواجہ عبدالکریم واقف زندگی۔

وصیت ۱۲۵۷۸۔ میں مسمی محمد حسن مہاجر ولد شیخ مشتاق احمد صاحب قریشی پیر احمد ڈاکخانہ ... ضلع پٹیالہ سٹیٹ آج بتاریخ ۱۶ ۴۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔

میرے والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ میری [illegible] آمدنی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز [illegible] پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔
العبد: خاکسار محمد حسن قریشی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال ربوہ۔ گواہ شد: فضل کریم اکمل [illegible] ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد: سید احمد علی [illegible] (ربوہ)

وصیت ۱۲۶۱۔ میں مسماۃ نذیر بیگم زوجہ چوہدری بہاول بخش [illegible] چک ۱۰۷ ڈاکخانہ [illegible] ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر در ذمہ خاوند صاحب الاداء مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد بعد وصیت خزانہ انجمن مذکور میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا نذیر بیگم زوجہ چوہدری بہاول بخش صاحب۔ گواہ شد: بہاول بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۲۶۱۹۔ میں مسماۃ نظیراں [illegible] ساکن چک ۵۳۳ ڈاکخانہ چک [illegible] بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۱۵۰ روپیہ۔ زیورات [illegible] ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ [illegible]

وصیت ۱۲۶۳۲۔ میں مسمی [illegible] ساکن ربوہ [illegible] بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ [illegible] ملک محمد مستقیم صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور [illegible] بی ایس سی کلاس کا امتحان پاس کرنے کے بعد [illegible] تحریک جدید [illegible] الاؤنس ملتا ہے [illegible] ۱/۱۰ حصہ کی وصیت [illegible] جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی [illegible] مجلس کارپرداز [illegible] ربوہ۔ العبد: [illegible] ایم بی بی ایس [illegible] گواہ شد: ابوالمنیر نور الحق مولوی فاضل ربوہ۔ گواہ شد: برکت علی وکیل المال تحریک جدید ربوہ

وصیت ۱۲۶۳۳۔ میں مسمی عبدالرحمن ولد شیخ فضل الدین قوم شیخ [illegible] عمر [illegible] سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۸ء ساکن حال منڈی بوریوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ [illegible] ۲۶۱ [illegible] جس کا نصف حصہ نمبر ۲ دو میرا رہائشی مکان پختہ نمبر ۲۳۰/B رقبہ ۷ مرلے ۹ سرسائی جس کا نصف حصہ پر دو مکانات کی مجموعی قیمت بحصہ نصف ۱۰۰۰/- روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد جو اس وقت بذریعہ ملازمت ۲۲۴/۲۲ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ انجمن مذکور میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور یہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ کہ جو جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا
العبد: شیخ عبدالرحمن ولد شیخ فضل دین حال منڈی بوریوالہ ملتان۔ گواہ شد: منشی عنایت اللہ۔ ڈی سکول ماسٹر منڈی بوریوالہ ضلع ملتان۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۴۳۔ میں مسمی غلام رسول ولد ملک محمد بخش مرحوم لنگے جٹ ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بھیڑ بکری ۲۸ کس ہیں جن کی قیمت مبلغ ۲۸۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائداد نہیں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنی ششماہی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن مذکور میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: نشان انگوٹھا غلام رسول ولد ملک محمد بخش مرحوم ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا ملک محمد ابراہیم۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ۔ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۴۵۔ میں مسمی غلام محمد ولد ملک عبدالرحمن عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ اور غیر منقولہ کوئی نہیں۔ دو بیل قیمتی ۳۰۰/- روپیہ۔ گائے بچھڑا قیمتی ۱۲۵ روپیہ اور اونٹنی ایک عدد قیمتی ۱۰۰ روپیہ بکریاں ۵ عدد قیمتی ۲۵/- روپیہ اور رقم ۱۰۰/- ہے۔ کل میزان ۶۵۰/- روپیہ کا اس کی ۱/۱۰ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کا بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن مذکور میں داخل کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر میں اس کے بعد کوئی اور ایسی جائداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: غلام محمد ولد ملک محمد عبدالرحمن بقلم خود
گواہ شد: نشان انگوٹھا ملک محمد ابراہیم۔
گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۴۸۔ میں مسماۃ جنت بیگم بنت فیض بخش صاحب قوم لنگے پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ نقد ۱۰۰/- روپیہ حق مہر وصول شدہ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میں اپنے نقد مبلغ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں مگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت کوئی جائداد میری ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔
الامۃ: جنت بیگم نشان انگوٹھا بنت ملک فیض بخش
گواہ شد: فیض بخش والد موصیہ
گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۴۹۔ میں مسمی احمد دین ولد محمد بخش لنگے ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے بھیڑ بکریاں وغیرہ ۳۰ عدد قیمتی ۶۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن مذکور میں بعد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اور اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد متروکہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: نشان انگوٹھا احمد دین ولد محمد بخش ساکن کھوہ ڈلہی۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا ملک عبدالعزیز۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۷۔ فضل بی بی زوجہ ملک غلام محمد لنگے عمر ۴۵ سال ساکن سمراہ کھوہ ڈلہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۴۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰ روپیہ بذمہ خاوند کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کرونگی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: فضل بی بی موصیہ زوجہ ملک غلام محمد صاحب ساکن سمرا کھوہ ڈلہی ضلع ملتان ڈاکخانہ لودھراں۔ گواہ شد: غلام محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۷۲۔ میں مسمی کریم بخش ولد محمد سلیم ارائیں عمر ۲۷ سال ساکن تھانڈر والا چاہ ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ الاؤنس ۴۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔
العبد: کریم بخش ولد محمد سلیم۔ گواہ شد: محمد سلیم والد موصی
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نتیجہ امتحان "دعوۃ الامیر"

گذشتہ سالوں میں جاری شدہ طریق کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کتب سلسلہ کی عادت ڈالنے اور انہیں خدام کے ذریعہ مطالعہ رکھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "دعوۃ الامیر" ص ۹۵ تک معہ "ترجمہ قرآن کریم" پارہ اول نصف امتحان کا اعلان کیا یہ امتحان ۲۹ جنوری ۱۹۵۸ء کو منعقد ہوا دفتر مرکزیہ میں کل ۱۶۹ پرچے موصول ہوئے جس میں سے ۱۶۱ کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ تقریباً ۹۵ فیصدی ہے۔ جامعہ احمدیہ احمد نگر سے عبدالوحید صاحب $\frac{۹۵}{۱۰۰}$ نمبر حاصل کر کے اول اور فضل عمر ہوسٹل لاہور سے محمد جمیل صاحب چغتائی ۹۲ نمبر حاصل کر کے دوئم رہے۔

کامیاب طلباء کو مجلس مرکزیہ کا شعبہ تعلیم مبارکباد پیش کرتا ہے۔ آئندہ امتحان ۴ جون ۱۹۵۸ء کو ہوگا جس کا نصاب مندرجہ ذیل مقرر ہے۔

کتاب "دعوۃ الامیر" ص ۹۹ تا ص ۱۹۶ معہ ترجمہ قرآن کریم پہلا پارہ رکوع ۹ سے رکوع ۱۶ تک

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نتیجہ امتحان دعوۃ الامیر ص ۹۵ تک معہ ترجمہ قرآن کریم پارہ اول نصف

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	میاں غلام احمد صاحب، وزیرآباد	$\frac{۶۹}{۱۰۰}$	۳۰	فضل کریم صاحب بوڑیوالہ	۷۷
۲	شمیم حسین صاحب "	۴۱	۳۱	عبدالرحمن صاحب "	۴۴
۳	ایس ایم عبداللہ صاحب "	۶۰	۳۲	عبدالرحیم خان صاحب "	۴۳
۴	عبدالرحمن خان صاحب ملتان	۶۳	۳۳	محمد اسحٰق صاحب، فلیٹس ربوہ	۵۰
۵	قریشی محمد اسلم صاحب "	۴۱	۳۴	حیات عمر صاحب "	۶۸
۶	چوہدری عبدالحفیظ صاحب "	۶۴	۳۵	محمود احمد صاحب "	۷۵
۷	محمود احمد صاحب	۶۳	۳۶	خالد احمد صاحب "	۶۴
۸	بشیر احمد صاحب احمد نگر	۶۵	۳۷	عبدالرحمن صاحب "	۵۰
۹	نذیر احمد صاحب "	۳۶	۳۸	ناصر احمد صاحب سیالکوٹی "	۷۰
۱۰	مقبول احمد صاحب ذبیح "	۴۱	۳۹	سعید احمد صاحب اظہر "	۸۱
۱۱	شعبان احمد صاحب	۴۰	۴۰	قاضی محمد یوسف صاحب	۷۰
۱۲	محمود احمد صاحب	۵۹	۴۱	محمد اسحٰق صاحب، واقف زندگی	۵۰
۱۳	عبدالحلیم صاحب کاٹھ گڑھی	۵۳	۴۲	محمد عیسیٰ صاحب احمد نگر	۳۳
۱۴	محمد نواز [illegible] صاحب	۲۷	۴۳	چوہدری محمد سلیم صاحب تھرڈ ایئر فضل عمر ہوسٹل	۶۶
۱۵	عبدالرحمن صاحب سیلون	۶۰	۴۴	بشیر احمد صاحب رفیق لاہور	۴۵
۱۶	عبدالواحد خان صاحب	۴۸ $\frac{۱}{۲}$	۴۵	محمد سعید صاحب فرسٹ ایئر "	۴۳
۱۷	احمد خان صاحب بیتی	۵۸	۴۶	محمد نذیر احمد صاحب "	۴۸
۱۸	کمال یوسف صاحب	۷۰	۴۷	عبدالعزیز صاحب فرسٹ ایئر "	۳۸
۱۹	محمد بشیر صاحب شاد	۶۷	۴۸	بشیر احمد صاحب فرسٹ ایئر "	۷۷
۲۰	نورالحق صاحب	۷۱	۴۹	عطاء الرحمن صاحب تھرڈ ایئر "	۶۸
۲۱	محمد سلیمان صاحب	۵۸	۵۰	چوہدری مشتاق احمد صاحب کاہلوں "	۴۲
۲۲	مشتاق احمد صاحب الوَرہ	۷۳	۵۱	ظفر اسمٰعیل صاحب	۵۷
۲۳	محمد رفیق صاحب	۸۱	۵۲	الطاف حسین صاحب "	۴۸
۲۴	عبدالرحیم صاحب	۹۵ اوّل	۵۳	امتیاز احمد صاحب بھٹی "	۴۱
۲۵	مرزا عبدالحق صاحب	۶۴	۵۴	حمید اللہ صاحب بھیروی "	۴۲
۲۶	سید صدیق احمد صاحب	۵۹ $\frac{۱}{۲}$	۵۵	منور احمد صاحب ناہر	۴۱
۲۷	محمد سلطان اکبر صاحب	۷۵	۵۶	چوہدری محمد خورشید الزمان صاحب کاہلوں "	۶۰
۲۸	عبدالحکیم صاحب چک نمبر ۱۶ جنوبی سرگودھا	۶۶	۵۷	جاوید برکت صاحب	۵۶
۲۹	ملک منیر احمد صاحب نثار بدین (سندھ)	۷۴	۵۸	مبارک احمد فضل الٰہی صاحب	۵۳

نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ لاہور ڈویژن پر ریل کاریں مندرجہ ذیل اوقات پر چلیں گی۔

لاہور جہلم	اے ڈاؤن	سی ڈاؤن	ای ڈاؤن	جی ڈاؤن	آئی ڈاؤن	کے ڈاؤن	ایم ڈاؤن	ایم ایم ڈاؤن
لاہور روانگی	۵-۲۵	۷-۱۰	۸-۲۳	۳-۳۵	۱۴-۱۴	۱۷-۲۶	۱۲-۲۰	۱۹-۵۰
جہلم آمد	۵-۴۸	۷-۳۲	۸-۴۵	۳-۵۷	۱۵-۳۷	۱۷-۴۷	۱۲-۵۳	۲۰-۱۲

جہلم لاہور	بی اپ	ڈی اپ	ایف اپ	ایچ اپ	جے اپ	ایل اپ	این اپ	این این اپ
جہلم روانگی	۵-۵۲	۷-۴۴	۱-۵۳	۱۰-۵	۱۵-۵۹	۱۷-۵۵	۱۹-۲	۲۰-۱۸
لاہور آمد	۶-۱۵	۸-۶	۹-۱۵	۱۰-۲۷	۱۶-۲۲	۱۸-۱۶	۱۹-۱۶	۲۰-۴۳

لاہور قصور گنڈا سنگھ والا	او ڈاؤن	کیو ڈاؤن		پی اپ	آر اپ
لاہور روانگی	۱۱-۱۰	۱۷-۲۰	گنڈا سنگھ والا روانگی	۱۳-۲۰	۱۹-۳۵
قصور آمد	۱۲-۵۴	۱۹-۱۱	قصور آمد	۱۳-۲۵	۱۹-۵۰
" روانگی	۱۲-۵۹	۱۹-۱۵	" روانگی	۱۳-۴۰	۱۲-۵۴
گنڈا سنگھ والا	۱۳-۱۶	۱۹-۳۰	لاہور آمد	۱۵-۵	۲۱-۲۳

لاہور جڑانوالہ شورکوٹ روڈ	ایس اپ		ٹی ڈاؤن
لاہور روانگی	۶-۵۵	شورکوٹ روڈ	۱۲-۱۷
جڑانوالہ آمد	۹-۲۷	تاندلیانوالہ آمد	۱۴-۵۹
" روانگی	۹-۳۱	" روانگی	۱۵-۳
تاندلیانوالہ آمد	۱۰-۱۶	جڑانوالہ آمد	۱۵-۵۰
" روانگی	۱۰-۲۶	" روانگی	۱۰-۵۳
شورکوٹ روڈ	۱۹-۱۵	لاہور آمد	۶۲-۳۰

لاہور لائل پور	یو اپ		ٹی اے اپ	یو ڈاؤن	بی اے ڈاؤن
لاہور روانگی	۵-۰	لائل پور روانگی	۱۳-۰	۷-۴۷	۱۶-۳۰
چوہڑکانہ آمد	۵-۴۰	سانگلہ آمد	۱۳-۴۷	۸-۳۱	۱۷-۵۷
" روانگی	۶-۴۸	" روانگی	۱۳-۶۲	۸-۳۴	۱۸-۵
سانگلہ آمد	۶-۴۰	چوہڑکانہ آمد	۱۵-۰	۸-۳۶	۱۹-۵
" روانگی	۶-۴۷	" روانگی	۱۶-۱۰	۸-۳۷	۱۹-۱۰
لائل پور آمد	۷-۳۸	لاہور آمد	۱۴-۲۸	۱۰-۱۱	۲۰-۱۰

لاہور لالہ موسیٰ	اپ		بی بی ڈاؤن
لاہور روانگی	۱۷-۴۵	لالہ موسیٰ	۴-۲۵
وزیرآباد آمد	۲۰-۵۶	وزیرآباد آمد	۵-۱۳
" روانگی	۲۱-۸	" روانگی	۵-۱۸
لالہ موسیٰ آمد	۲۲-۱۰	لاہور آمد	۷-۵

ڈویژنل آفیسر سپرنٹنڈنٹ

این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

پاکستان کی طرف سے بھارت کو آٹھ لاکھ گانٹھ پٹ سن کی پیشکش

لندن ۳۱ مارچ۔ اگرچہ پاکستان کے سرکاری حلقے یہاں اس اطلاع کی تصدیق نہیں کر سکے کہ پاکستان بھارت کو ۸ لاکھ گانٹھ خام پٹ سن مہیا کرنے پر راضی ہو گیا ہے۔ لیکن لندن کے تجارتی حلقوں نے کل اس کے متعلق پر امیدی کا اظہار کیا۔ جوٹ انڈسٹریز کمپنی کے ایک نمائندہ نے کہا کہ اس میں شاید بہت صداقت ہے۔ لندن کے ایک مشہور دلال نے برصغیر میں پٹ سن کے بنے ہوئے سامان سے تبادلہ پر ہوگا۔ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سمجھوتہ کر لینا دونوں ملکوں کیلئے مفید ہوگا۔ تجارتی حلقوں کا خیال ہے کہ اگر واقعی یہ سمجھوتہ ہو گیا تو اس موسم میں یورپ کو خام پٹ سن کی سپلائی کم ہو جائے گی (دستار)

روس دو لاکھ جرمن نوجوانوں کو تربیت دے رہا ہے

برلن ۳۱ مارچ۔ برلن کے امریکی کمانڈنٹ میجر جنرل میکسول ٹیلر نے مشرقی منطقہ کے آزاد جرمن نوجوانوں کی تحریک کے متعلق چھ ہزار الفاظ کی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ روسی منطقہ میں ۲ لاکھ نوجوان جرمن کمیونسٹ چھاپہ ماروں کو سڑکوں پر لڑنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ آزاد کمیونسٹ نوجوان روسی منطقہ کی سیاسی زندگی میں روز افزوں طاقتور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب ہی ۱۰ لاکھ جرمن نوجوان دو ماہ کیمپ پولیس کا تربیتی نصاب حاصل کرنا شروع کریں گے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ جرمنی میں کمیونسٹ نوجوانوں کی انجمن آہستہ آہستہ عام اور لازمی فوجی خدمت کے لئے راستہ ہموار کر رہی ہے۔ جنوری میں برلن کے نواح میں ۸۰ سالہ منتخبہ کمیونسٹوں کو سکھانے کے لئے فوجی حکمت عملی کا ایک خصوصی اسکول قائم کیا گیا تھا۔ (دستار)

بلوچستان لیگ کی طرف سے افغانستان پالیسی کی مذمت

کوئٹہ ۳۱ مارچ۔ بلوچستان مسلم لیگ کا ایک ہنگامی اجلاس بلوچستان مسلم نیشنل گارڈ کے سالار اعلیٰ ملک جان محمد کی زیر صدارت ہوا۔ جلسے میں حکومت افغانستان کی تخریبی سرگرمیوں کی مذمت کی۔ مذمت میں جس کا مقصد نام نہاد پختونستان کا پروپیگنڈا کرنا اور قبائلیوں میں بے اطمینانی پیدا کرنا ہے ایک قرارداد منظور کی گئی۔ اس قرارداد میں حکومت افغانستان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی موجودہ غیر اسلامی پالیسی سے دست کشی اختیار کرے۔ (دستار)

کمیونسٹ عورتوں کا مظاہرہ

دمشق ۳۱ مارچ۔ جن قیدیوں پر یہاں کمیونزم کے الزام میں مقدمہ چلنے والا ہے۔ ان کی رشتہ دار ۲۵ عورتوں نے مظاہرہ کیا۔ لیکن کوئی ہنگامہ ہونے سے قبل پولیس نے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔ (دستار)

قبائلی سردار پاکستان کے وفادار ہیں

کوئٹہ ۳۱ مارچ۔ چمن سب ڈویژن کے سربرآوردہ ملک پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ سے ملے اور حکومت پاکستان کے ساتھ اپنی وفاداری کا مکرر اظہار کیا۔ اور افغان حکومت کے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے پولیٹیکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ وہ دیہی علاقوں میں مزید اسکول قائم کر کے تعلیمی سہولتیں مہیا کرے (دستار)

پاکستان کے متعلق ہندوستانی سوشلسٹوں کی پالیسی

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ ۲ اور ۳ اپریل کو لکھنؤ میں منعقد ہونے والے سوشلسٹ پارٹی کی قومی منتظمہ کمیٹی کے اجلاس میں پاکستان کے متعلق سوشلسٹوں کی پالیسی اور ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ کی مرتب کردہ ۱۳ نکاتی تجویز پر بحث و تمحیص کی جائے گی۔ ربوا میں منعقدہ قومی منتظمہ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں پاکستان سے مسلح مدافعت کرنے کی تجویز منظور کی گئی تھی۔ اطلاع مظہر ہے کہ اکثر صوبوں میں خصوصاً بمبئی اور مدراس میں سوشلسٹ پارٹی کے ممبروں نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی۔ یہ کہا گیا ہے کہ اس تجویز نے ملک کے رجعت پسند عناصر کو خوش کر دیا ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اس مسئلہ کے متعلق سوشلسٹ پارٹی کو مارکس کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر لوہیہ کی ۱۳ نکاتی تجویز کے پارٹی کی سالانہ کانفرنس کے سامنے پیش ہونے کی توقع ہے۔ اگر منتظمہ کمیٹی نے منظور کر دیا تو یہ کانفرنس اپریل کے تیسرے ہفتہ میں مدراس میں منعقد ہوگی۔ (داستار)

ماسکو ۳۱ مارچ۔ روسی حکومت کی طرف سے امریکیوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ کے بعض اداروں کو اپنے پراپیگنڈے اور جاسوسی کی سرگرمیوں کے لئے استعمال کر رہا ہے اور انسانیت کی آڑ لے کر ان اداروں پر اپنا تسلط جما گئے ہو گئے ہے

اسٹراسبورگ ۳۱ مارچ۔ یورپی کونسل کے تیرہ وزرائے خارجہ نے گذشتہ شب یہ فیصلہ کیا ہے کہ مغربی جرمنی اور سار کو یورپی پارلیمنٹ میں شریک ہونے کی باضابطہ دعوت دی جائے۔

انسانیت کی تاریخ

بغداد ۳۱ مارچ۔ یونسکو "انسانیت کی تاریخ" لکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کتاب کے مضمون دینے کی حکومت عراق کو بھی دعوت دی گئی ہے اس کتاب میں مختلف ثقافتوں کا مطالعہ پیش کیا جائے گا اور بہت سے لوگوں کو انسانیت کی خدمات کی وضاحت ہو سکے گی۔ عراقی فنون لطیفہ کا ادارہ اس بات پر زور دے رہا ہے کہ جتنی مغربی موسیقی پر توجہ دی جاتی ہے اتنی ہی مشرقی موسیقی پر دی جائے وہ عراق کے دیہاتی گیتوں کا بھی ایک مجموعہ تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ غیر ملکوں کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آرٹ مشن بھی روانہ کئے جائیں گے (داستار)

ڈھاکہ ۳۱ مارچ۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے انجمن ترقی اردو کیلئے تین ہزار روپے سالانہ کی گرانٹ منظور کی ہے

ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کوئٹہ کیلئے دعا کی جائے!

کوئٹہ سے میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب بہت بیمار ہیں ان کیلئے دعا کی تحریک کی جائے سو میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کیلئے تار بھجوائی ہے اور اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کی خدمت میں بھی دعا کی تحریک کی جاتی ہے ڈاکٹر عبدالرشید صاحب حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی کے بڑے لڑکے ہیں۔ جن کی ابھی حال ہی میں وفات ہوئی ہے

پس احباب اپنی دعاؤں میں ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کو یاد رکھیں

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

ضرب لگانے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہیں۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم اعلائے حق کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی سے ذرا دشمنی نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہمیں اسی جدوجہد میں مصروف رہنا چاہیئے کہ کم از کم وہ غلط فہمیاں لوگوں کے دلوں سے دور کر دیں جو بعض لوگوں کی بے علمی سے ہمارے متعلق ان میں راہ پا گئی ہیں۔